26814-رمضان المبارک کے روزے کس پر فرض ہیں ؟

سوال

رمضان المبارک کے روزے کس شخص پر فرض ہیں ؟

پسندیدہ جواب

جس شخص میں بھی پانچ شرطیں پائی جائیں اس پر روزے فرض ہیں :

پہلی :

وہ شخص مسلمان ہو۔

دوسری :

مکلف ہو۔

تیسری :

روزہ رکھنے پر قادر ہو۔

چوتھی :

مقیم ہو۔

پانچویں :

اس میں کوئی مانع نہ پایا جائے ۔

مندرجہ بالا پانچ شروط جب بھی کسی شخص میں پائی جائیں اس پر رمضان المبارک کے روزے رکھنا فرض ہوں گے ۔

پہلی شرط کی وجہ سے کافر روزہ رکھنے کے حکم سے خارج ہے کیونکہ اس پر روزہ رکھنا لازم نہیں اور نہ ہی اس کا روزہ رکھنا صحیح ہے ، اوراگر وہ مسلمان ہوجائے تو اسے روزہ قضاء کرنے کا نہیں کہا جائے گا ۔

اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ان کے نفقات کے قبول نہ ہونے کے اس کے علاوہ اور کوئی سبب نہیں کہ انہوں نے اللہ تعالی اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کے لیے بھی بڑی سستی اور کاہلی سے آتے ہیں اور خرچ بھی برے دل سے ہی کرتے ہیں}.التوبۃ(54)

جب ان کے کفر کی وجہ سے ان کے نفقات قبول نہیں تو پھر خاص عبادات تو بدرجہ اولی قبول نہیں ہونگی ۔

اوراسلام میں داخل ہونے سے قبل والے روزوں کی قضاء ادا نہیں کریں گے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{آپ کافروں سے کہہ دیجئے کہ اگروہ اپنے کفر سے باز آجائیں توان کے پچھلے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے}.۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ جو شخص بھی مسلمان ہوا آپ نے ان کے کفر کی حالت میں رہ جانے والے واجبات کی ادائیگی کا کبھی حکم نہیں دیا ۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ :

آیا کافر جب وہ مسلمان نہ ہو تو اس کو روزے نہ رکھنے پر آخرت میں سزا دی جائے گی ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ :

جی ہاں اسے اس کے اور اسی باقی سب واجبات ترک کرنے پر سزا دی جائے گی، کیونکہ جب مسلمان جو کہ اللہ تعالی کا مطیع اور شریعت اسلامیہ کے احکام پر التزام کرنے کا پابند ہونے والا شخص اس کے ترک کرنے پر سزا کا مستحق ہے تو کافر جو کہ ایک متکبر ہے کو بدرجہ اولی سزا ملے گی ۔

اور پھر دوسری بات یہ بھی ہے کہ جب کافر کو ان دنیاوی نعمتوں جن میں کھانا پینا اور لباس وغیرہ شامل ہے سے نفع اٹھانے کی بنا پر عذاب دیا جائے گا تو حرام کام کے ارتکاب اور واجبات کو ترک کرنے پر بالاولی سزا دی جائے گی، یہ تو قیاس تھا اور اس کی دلیل بھی قرآن مجید میں موجود ہے :

اللہ تعالی نے مجرموں سے اصحاب یمین کا سوال کا ذکر کرتے ہوئے فرمان :

.{تمہیں جہنم میں کس چیز نے لاڈالا؟ انہوں نے کہا ہم نہ تو نماز پڑھتے تھے اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے، اور ہم بحث کرنے والے انکاریوں کے ساتھ مل کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے، اور قیامت کے دن کو جھٹلاتے تھے}.المدثر(42-46)۔

توان چار چیزوں نے انہیں جہنم میں داخل کیا وہ یہ ہیں :

پہلی چیز نماز ہے .{ہم نماز نہیں پڑھتے تھے}.

دوسری زکاۃ ہے :.{ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے}.

تیسری : اللہ تعالی کی آیات سے استہزاء اور مذاق .{ہم بحث کرنے والے انکاریوں کے ساتھ مل کر بحث مباحثہ کرتے تھے}.

چوتھی : روز قیامت کی تکذیب :.{اور ہم روز قیامت کو جھٹلاتے تھے}.۔

دوسری شرط :

مکلف ہو۔ مکلف وہ ہوتا ہے جو عاقل اوربالغ ہو، کیونکہ بچہ اور مجنون مکلف نہیں ، تین اشیاء میں سے کسی ایک کے بھی پائے جانے پر بلوغت حاصل ہوجاتی ہے اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (20475) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

اورعاقل وہ ہے جو مجنون نہ ہو یعنی اس کی عقل صحیح ہو بے عقل نہ ہو، اس لیے جو بھی بے عقل ہے وہ مکلف نہیں اوراس پر دین کے واجبات وفرائض نماز، روزہ وغیرہ کوئی بھی چیز واجب نہیں ہے ۔

تیسری شرط :

اسے قادرہونا چاہیے :

یعنی وہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو، اوروہ شخص جوروزہ رکھنے سے عاجز ہے اس پر کوئی روزہ نہیں لیکن وہ اس کی قضاء کرے گا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہئے }. ۔

لیکن یہ عجزاورقدرت نہ رکھنا دوقسموں میں تقسیم ہوتا ہے :

دائمی اور مستقل عاجز، اور غیر مستقل عاجز۔

مندرجہ بالاآیت میں غیر مستقل عاجزکیا بیان ہے ، (مثلاوہ مریض جس کے شفایاب ہونے کی امید ہو یا مسافر توان کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے لیکن وہ فوت شدہ روزے بعد میں رکھیں گے) ۔

دائمی اور مستقل عاجز : (مثلاوہ مریض جس کے شفایابی کی کوئی امید نہیں ، اوروہ بوڑھا جوروزے رکھنے سے عاجزہو) ان کا ذکر مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی میں ہے :

.{اورجواس کی طاقت رکھیں وہ ایک مسکین کا کھانا دنے دیں }.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

جب کوئی بوڑھا مرداورعورت روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھیں توہر دن کے بدلے میں وہ ایک مسکین کوکھانا کھلائیں ۔

چوتھی شرط :

مقیم ہو۔

اگر کوئی شخص مسافر ہو تواس پر روزہ رکھنا واجب نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اورجومریض یامسافرہووہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے}.

علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ مسافر کے لیے روزہ افطار کرنا جائز ہے ، اورمسافر کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ آسانی والا کام کرے اگر تواس کے لیے روزہ رکھنے میں کوئی نقصان ہو تومسافر کے لیے روزہ رکھنا حرام ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اوراپنے آپ کو قتل نہ کرو یقینا اللہ تعالی تمہارے ساتھ بڑامہربان اوررحم کرنے والا ہے}.

اس آیت میں دلیل ہے کہ انسان کوجس میں نقصان ہووہ اس کے لیے منع ہے ، آپ اس کی مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (20165) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

اگر آپ یہ اعتراض کریں کہ :

اس ضررکا پیمانہ کیا ہے جس کی وجہ سے روزہ رکھنا حرام ہے ؟

تواس کا جواب یہ ہے کہ :

اس کا ضررحسی یا پھر خبر کے ساتھ ہوتا ہے ، حسی ضرر یہ ہے کہ مریض یہ محسوس کرے کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے اس کی بیماری میں اضافہ ہوگا اوراسے ضرور دے گا جس کی وجہ سے اس کی شفایابی میں دیر ہوگی ۔

یا پھر کوئی ماہر ڈاکٹر اسے بتائے کہ اس کے لیے روزہ رکھنا ضررکا باعث ہوگا ۔

پانچویں شرط :

اس شخص میں کوئی مانع نہ پایا جائے ، اوریہ صرف عورتوں کے ساتھ خاص ہے ، اس لیے حائضہ اورنفاس والی عورت پر روزہ رکھنا لازم نہیں لیکن وہ بعد میں اس کی قضا کرے گی ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت کو حیض یا نفاس آتا ہے نہ تووہ روزہ رکھتی ہے اور نہ ہی نماز پڑھتی ہے) ۔

تواس لیے اس پر اس حالت میں روزہ رکھنا لازم نہیں اورعلماء کرام کا اجماع ہے کہ اگر وہ رکھ بھی لے تواس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا ، بلکہ اس پر اس کی قضاء ضروری ہے ۔

واللہ اعلم.